Volume 02, Issue 02,
July-September 2024
PP: 33-41
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X

پاکستان میں حلال ایجوکیشن

Halal Education in Pakistan

Sohail Ahmad
MS Scholar, Dept. of Quran o Sunnah, University of Karachi.
sohaialahmedzia@gmail.com

Abstract & Indexing

WORLD of JOURNALS
DRJI
OPEN ACCESS
Signatory of DORA
ACADEMIA
EuroPub
REVIEWER CREDITS

Abstract

Islam, as a comprehensive rule of life, addresses all aspects of life, including topics of food and drink, personal, group, and social issues. As such, it provides guidance and directives to people in all spheres of existence. In summary, "Halal and Haram" sums everything up. We have a religious as well as a practical requirement to learn about halal and haram food. In the realm of edibles and beverages, processed and ultra-processed goods are making their way onto the market every day. In this sense, under the banner of "Halal Education," several nations around the world such as Malaysia, Indonesia, and South Africa are incorporating Halal education into their national curricula and working to advance it via ongoing research. To ensure that Pakistani children are taught Halal and Haram from the beginning of their education all the way up to the master's class, it is imperative that we amend our education policy and incorporate Halal and Haram education into the normal curriculum of our national education curriculum. The only places where full education, awareness of Haram, and comprehension of the issues can be provided are these educational institutions. Some recommendations for including halal education in the national education curriculum are made in this article.

Keywords

Islam, Halal Education, Mainstream Education, Halal Career Prospect, Haram, Food.

Published by:

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

All Rights Reserved © 2023 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

تمہید

اللہ تعالیٰ خالقِ کائنات ہیں خود پاک ہیں اور پاک چیزوں کو پسند فرماتے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو قرآن کریم میں جابجا حلال اور طیب اشیاء کے استعمال کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یاایها الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعوا خطوات الشیطان انه لکم عدو مبین "[1]

"اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، یقیناً وہ تمہارے لیے ایک کھلا دشمن ہے۔" اسی طرح آگے ایک اور آیت کریمہ میں ہے:

"یاایها الذین آمنوا کلوا من طیبات مارزقناکم واشکرواللہ إن کنتم إیاہ تعبدون"[2]

"اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں رزق کے طور پر عطا کی ہیں، ان میں سے (جو چاہو) کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو، اگر واقعی تم صرف اسی کی بندگی کرتے ہو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"أیها الناس، ان اللہ طیب لایقبل الاطیبا"[3]

"اللہ رب العزت خود پاک ہے اور پاک مال کو ہی قبول کرتا ہے۔"

حلال وحرام کے اثرات براہِ راست انسان کی زندگی پر نظر انداز ہوتے ہیں، اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے انسانی زندگی کے ہر گوشے سے متعلق حلال وحرام کو واضح کیا ہے چاہے اس کا تعلق انسانی معاشرہ سے ہو یا عائلی زندگی سے، ماکولات و مشروبات سے ہو یا لباس و پوشاک سے۔ الغرض حلال وحرام کی حدود اتنی واضح ہیں کہ ایک باخبر مسلمان کے لیے کسی قسم کے فکر اضطراب اور عملی دشواری کا عذر شریعت مطہرہ نے باقی نہیں چھوڑا۔

موضوع کی ضرورت اور اہمیت

حلال وحرام کی پہچان، رعایت اور عملی احتیاط ہر مسلمان پر بقدر ضرورت فرض عین ہے، لیکن افسوس کی بات ہے کہ عصرِ حاضر میں اس حوالے سے مسلمانوں میں کوتاہی پائی جاتی ہے اور وہ اس اہم فریضہ سے آگاہی حاصل نہیں کر رہے یا پھر خوردنی اور استعمالی اشیاء کی بہتات کی وجہ سے حدِ امتیاز سے نابلد و ناآشنا ہوتے جارہے ہیں، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ حلال کے تصور کو ہر شعبہ ہائے زندگی میں اجاگر کیا جائے اور مسلمانوں میں "حلال آگاہی" کا شعور بیدار کیا جائے۔

فقہ الحلال کے حوالے سے دنیا بھر میں مختلف جہات سے کام کیا گیا ہے۔

۱۔ ڈاکٹر یوسف قرضاوی (م ۱۴۴۴ھ) نے الحلال والحرام نامی کتاب میں حلال وحرام کے مختلف پہلوؤں سے روشنی ڈالی ہے۔

۲۔ ملائیشیا کے محقق اور ماہر تعلیم ساحر احمد بن جیس نے سن ۲۰۱۴ء میں اس موضوع پر ملائیشیا کے قومی نصاب میں "حلال ایجوکیشن" تحقیقی آرٹیکل لکھا ہے اور مختلف تجاویز پیش کی ہیں۔

۳۔ انڈونیشیا کی یونیورسٹی UIN Sunan Gunung Djati کے تین محققین Opik Taupik Kurahman, Tedi Priatna , Tri Cahyanto نے بھی "اسلامی تعلیمی اداروں کے نصاب میں حلال خواندگی کی تعلیم کی ترقی کی از سر نو ترتیب" کے عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھ کر اس موضوع پر انڈونیشیا کی آئین کے تناظر میں وہاں کی تعلیمی اداروں کے تعلیمی نظام میں "حلال تعلیم کا تناسب" کے حوالے سے تفصیلی بحث کی ہے۔

۴۔امریکی تحقیقی ادارے Islamic Services of America (ISA) نے بھی تحقیقی کام بعنوان Revolutionizing of Halal Education Through Technology پر مختلف امور پر تفصیلی بحث کی ہے۔

۵۔انڈونیشیا اور ازبکستان کی دو یونیورسٹیوں کے طلبہ کا Youth Attitudes Towards Halal Products کے عنوان سے مشترکہ تحقیقی کام ہوا ہے جس میں مختلف جہات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

اہدافِ تحقیق

اس مقالے میں درج ذیل امور پر روشنی ڈالی جائے گی۔

1۔ حلال کی لغوی اور اصطلاحی تعریف

2۔ حلال کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

3۔ فقہ الحلال پر کام کی نوعیت کا مختصر جائزہ

4۔ حلال ایجوکیشن: تعریف، ضرورت واہمیت

5۔ پاکستان میں حلال ایجوکیشن

منہجِ تحقیق

اس مقالہ میں منہج بیانیہ اور تجزیاتی ہو گا، حلال کی ضرورت اور اہمیت، حلال ایجوکیشن کے حوالے سے تجاویز پیش کی جائیں گی۔

حلال کی لغوی تحقیق

لغت میں "حلال" حرام کی عکس ہے یہ "حل يحل حلا" سے ماخوذ ہے۔ حلال کا مادہ (ح ل ل) ہے، سہ حرفی بنیادی مادہ ہے۔ باب افعال اور تفعیل سے یہ متعدی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے: "احله الله و حلله" اللہ نے اس کو حلال قرار دیا ہے۔

لسان العرب میں ہے:

والحل والحلال والحلال والحليل: نقيض الحرام، حل يحل حلا وأحله الله وحلله. وقوله تعالى: يحلونه عاما ويحرمونه عاما"[4]

"حلال کا لفظی معنی جائز، روا، مباح یا غیر ممنوع وغیرہ کے ہے، یہ حرام کی ضد ہے" کہا جاتا ہے اللہ نے اس چیز کو حلال کیا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ (کافر) ایک سال اس ماہ کو حلال کرتے تھے اور ایک ماہ اس کو حرام کرتے تھے۔

اصطلاحی تعریف

امام غزالی (م۵۰۵ھ) حلال کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں:

" الحلال المطلق هو الذي خلا عن ذاته الصفات الموجبة للتحريم في عينه وانحل عن أسبابه ما تطرق إليه تحريم أو كراهية"[5]

"حلال وہ ہے جو اپنی ذات کے اعتبار سے ان تمام صفات سے خالی ہو جو تحریم کا موجب بنتی ہے اور ان تمام اسباب سے بھی پاک ہو جن کی وجہ سے تحریم اور کراہیت اس کی طرف راستہ پاتی ہے۔

بدرالدین زرکشی (م۷۹۴ھ) نے حلال کی تعریف امام ابو حنیفہ (م۱۵۰ھ) اور امام شافعی (م۲۰۴ھ) دونوں سے تعبیر کے فرق کے ساتھ نقل کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ امام شافعی کے نزدیک حلال کی تعریف یہ ہے: "مالم يدل دليل على تحريمه" "حلال وہ ہے کہ جس کے حرام ہونے پر کوئی

دلیل نہ ہو۔" اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلال کی تعریف یہ ہے:"ما دل الدلیل علی حلہ""حلال وہ ہے کہ اس کی حلت پر دلیل دلالت کرے۔"[6]

مولانا محمد بن علی تھانوی(م۱۱۵۸ھ)لکھتے ہیں:"هو في الشرع ما أباحه الكتاب والسنة بسبب جائز مباح"[7]

"حلال وہ جسے اللہ کی کتاب اور رسول ﷺ نے مباح قرار دیا ہے۔یعنی جس کی حلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت ہے،اس کی ضد حرام ہے۔"

ان تمام تعریفات کا خلاصہ یہ ہے:

- حلال حرام کی ضد ہے۔
- تمام اشیاء میں اصل اباحت اور حلال ہونا ہے جیسا کہ امام شافعی کی ذکر کردہ تعریف سے واضح ہوتا ہے۔
- حلال وہ ہے جس کی حلت باری تعالیٰ نے خود قرآن کریم میں یا جناب رسول اللہ ﷺ کی زبانی بیان کی ہو۔

حلال کی اہمیت وفضیلت قرآن وحدیث کی روشنی میں

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ نے اکل حلال کا حکم صادر فرمایا ہے اور حرام سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یایها الرسل كلوا من الطيبٰت واعملوا صٰلحا إنی بما تعملون عليم"[8]

"اے پیغمبروں!پاکیزہ چیزوں میں سے جو(جو چاہو)کھاؤ،اور نیک عمل کرو۔یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو،مجھے اس کا پورا پورا علم ہے۔"

علامہ قرطبی(م۶۷۱ھ)اس آیت کی تفسیر میں بخاری اور مسلم کی صحیح رویات کی تشریح ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

" سوى الله تعالى بين النبيين والمؤمنين في الخطاب بوجوب أكل الحلال وتجنب الحرام، ثم شمل الكل في الوعيد الذي تضمنه قوله تعالى:" إني بما تعملون عليم" صلى الله على رسله وأنبيائه. وإذا كان هذا معهم فما ظن كل الناس بأنفسهم"[9]

"اللہ نے اکل حلال کے وجوب اور حرام سے اجتناب کے ساتھ خطاب میں انبیاء کرام اور مومنین میں برابری فرمائی اور پھر تمام اس وعید میں شامل ہیں جس کو انی بما تعملون علیم کا ارشاد اپنے ضمن میں لیے ہوئے ہے۔اللہ درود بھیجے اپنے رسل اور انبیاء پر جب انبیاء کرام کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو پھر باقی لوگوں کے ساتھ کیسا گمان ہے؟"

قاضی ثناء اللہ پانی پتی(م۱۲۲۵ھ)اس آیت کی ضمن میں لکھتے ہیں:

"يا ايها الرسل كلوا من الطيبات اى الحلالات دون المحرمات فالامر للتكليف لانه في معنى النهى عن تناول المحرمات او المستلذات من المباحات فالامر للترفية وللرد على الرهبانية في رفض الطيبات"[10]

"طیبات سے مراد ہیں حلال چیزیں اور امر وجوب کے لیے ہے۔مطلب یہ ہے کہ حرام چیزیں نہ کھاؤ یا لذیذ چیزیں مراد ہیں اس وقت امر اباحت اور سہولت پیدا کرنے کے لئے ہوگا اس سے رہبانیت اور ترک لذات کی تردید ہو جائے گی۔"

اسی طرح سورۃ المائدہ میں رب کریم کا اکل حلال کے حوالے سے ارشاد گرامی ہے:

" وكلوا مما رزقكم الله حلٰلا طيبا واتقوا الله الذى انتم به مومنون"[11]

"اور اللہ نے تمہیں جو رزق دیا ہے اس میں سے حلال پاکیزہ چیزیں کھاؤ،اور جس اللہ پر تم ایمان رکھتے ہو اس سے ڈرتے رہو۔"

صاحب مدارک اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

’’{وكلوا ممّا رزقكم الله حلالا طيّباً} حلالاً حال مما رزقكم الله {واتّقوا الله} توكيد للتوصية بما أمر به وزاده توكيداً بقوله {الّذي أنتم به مؤمنون} لأن الإيمان به يوجب التقوى فيما أمر به ونهى‘‘[12]

’’وكلوا مما رزقكم الله حلٰلا طيبا‘‘ یہ ممارزقکم اللہ سے حال ہے واتقو اللہ، اس میں اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا اس کو لازم پکڑنے کی تاکید ہے۔ اور اس میں مزید تاکید اپنے ارشاد ’’الذی انتم بہ مومنون‘‘ سے کر دی کیونکہ ایمان باللہ تقویٰ کو لازم کرنا ان تمام کاموں میں جن کا اللہ نے حکم دیا اور جن کی ممانعت فرمائی۔‘‘

قاضی صاحبؒ اس آیت کی ضمن میں فرماتے ہیں:

’’قال عبد الله بن مبارك الحلال ما أخذته من وجهه يعنى من وجه مشروع والطيب ماغذ او نما فاما الجوامد كالطين والتراب وما لا يغذى فمكروه الا على وجه التداوى حلالا مفعول كلوا ومما رزقكم حال منه قدمت لكون ذى الحال نكرة ومن للتبعيض وفيه تصريح ان بعض الرزق يكون حلالا دون بعض‘‘[13]

’’عبد اللہ بن مبارک نے کہا حلال وہ رزق ہے جو شرعی طریقوں سے حاصل کیا گیا ہو اور طیب وہ رزق ہے جو غذا بخش اور نمو آفریں ہو باقی غیر نباتی جامد چیزیں جیسے کیچڑ مٹی وغیرہ اور وہ چیزیں جو غذا بخش نہیں ہیں صرف دوا کے لئے تو ان کو کھانا جائز ہے اور بغیر دوا کے مکروہ ہے۔ حلٰلا۔ ’’کلوا‘‘ کا مفعول ہے اور ’’ممارزقکم‘‘ حال ہے جس کو حلالاً کے نکرہ ہونے کی وجہ سے مقدم کر دیا گیا ہے اور ’’مما‘‘ میں من تبعیضیہ ہے مما میں اس امر کی صراحت ہے کہ کچھ رزق حلال ہوتا ہے اور کچھ حلال نہیں ہوتا۔‘‘

اسی طرح متعدد روایات میں بھی حلال کی اہمیت اور حرام کی مذمت بیان کی گئی ہیں۔

مسلم شریف کی روایت ہے:

’’کل مال نحلته عبدا، حلال‘‘[14]

’’جو مال میں بندے کو عطا فرماتا ہوں وہ ان کے لیے حلال ہے۔‘‘

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جانب رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس آیت: یاٰیھاالناس کلوا ممافی الارض حلالاً طیباً کو تلاوت کیا تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: ’’يا رسول الله، ادع الله أن يجعلني مستجاب الدعوة، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم: يا سعد أطب مطعمك تكن مستجاب الدعوة، والذي نفس محمد بيده، إن العبد ليقذف اللقمة الحرام في جوفه ما يتقبل منه عمل أربعين يوما، وأيما عبد نبت لحمه من السحت والربا فالنار أولى به‘‘[15]

’’یا رسول اللہ! دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے مستجاب الدعوۃ کر دے، حضور ﷺ نے فرمایا: اے سعد! اپنی خوراک پاک کرو مستجاب الدعوۃ ہو جاؤ گے اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے آدمی اپنے پیٹ میں حرام کا لقمہ ڈالتا ہے تو چالیس روز تک اسے قبولیت سے محرومی رہتی ہے، اور جس آدمی کا جسم حرام اور سود کھا کر فربہ ہوا تو وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہوا۔

پاکستان کے قومی نصاب میں حلال ایجوکیشن کا تناسب

حلال و حرام کی آگاہی حاصل کرنا ہماری دینی ضرورت کے ساتھ ساتھ دنیاوی ضرورت بھی ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس دور میں جہاں روز نت نئی ایجادات دنیا کے سامنے پیش ہو رہی ہیں وہاں ماکولات اور مطعومات کے میدان میں بھی آئے روز پراسسڈ اور الٹراپراسسڈ اشیاء مارکیٹ میں پہنچ

رہی ہیں جن کے حلال و حرام کے حوالے سے آگاہی بے حد ضروری ہے۔ اس حوالے سے ملائیشیا، انڈونیشیا، جنوبی افریقہ سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں "حلال ایجوکیشن" کے نام پر حلال کی تعلیم کو اپنے قومی نصاب کا حصہ بنا رہے ہیں اور آئے روز اس میدان میں تحقیق کر کے اس کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ اسی لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہماری تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی کر کے ہمارے قومی تعلیمی نصاب میں بھی "حلال و حرام" کی تعلیم کو باقاعدہ نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ ابتداء سے لے کر ماسٹرز کلاس تک بتدریج اور مرحلہ وار پاکستانی طلبہ کو بھی "حلال و حرام" کی مکمل تعلیم و آگاہی اور پیش آمدہ مسائل کا مکمل علم انہی تعلیمی اداروں میں ہی میسر ہو سکے۔

پاکستان کا قومی نظامِ تعلیم و نصاب

نظریۂ پاکستان، قائد اعظم و علامہ اقبال کے تصورات، قراردادِ مقاصد اور آئین کے آرٹیکل 31 یہ تقاضا کرتا ہے کہ ہمارا قومی نظامِ تعلیم و قومی نصاب اسلام کے نظامِ حیات پر اور متعین کردہ حدود پر مبنی ہو، جس کی اساسی و بنیادی اقدار یا پرائیم ویلیوز توحید، رسالت اور عقیدہ آخرت ہیں اور جس میں بنیادی طور پر اس امر کا اظہار ہے کہ انسان اللہ کا "عبد" اور صرف اسی ذات اقدس کا بندہ ہے۔ اس کی زندگی کا مقصد اللہ کی عبادت یعنی بندگی اور اطاعت ہے اور جن کی ذیلی اقدار میں حلال، حرام، عدل، ظلم، گناہ، ثواب، خیر، شر، دیانت، امانت، صدق، تعاون، اعتدال وغیرہ ہیں اور یہی وہ اقدار ہیں جو پورے نصاب کا احاطہ کئے ہوئے ہوں اور تعلیم کا مقصد انہی اقدار کو نئی نسل کے رویوں اور فکر و عمل میں جاری وساری کرنا ہے۔ جبکہ دوسری طرف جب ہم "این ایس سی" کے یکساں قومی نصاب کو دیکھتے ہیں جس کے متعلق یہ کہا جا رہا تھا کہ عورتوں کے حقوق، چائلڈ لیبر کے قوانین، مختلف ادیان کا احترام اور قلیتوں کے حققوق سمیت تمام جدید تعلیمی ضروریات کو اس نصاب میں شامل کر کے ایک کامل اور جدید تعلیمی تقاضوں کے ہم آہنگ نصاب قوم کے لیے تشکیل دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم جب مذکورہ نصاب کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ حلال و حرام کی تعلیم اور آگاہی کے حوالے سے اس نصاب میں کوئی خاطر خواہ اقدام یا اس عنوان کے تحت کوئی ایک سبق تک کسی بھی مضمون کے تحت نظر نہیں آرہا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس اہم عنوان کے حوالے سے ضروری تعلیمی اصلاحات ناگزیر ہیں۔

نصاب تعلیم میں درجہ وار حلال کی آگاہی کی سفارشات

۱۔ یکساں قومی نصاب سے قبل پہلی اور دوسری کلاسوں میں اسلامیات جنرل نالج کے ضمن میں پڑھائی جاتی تھی جبکہ این ایس سی میں ان کلاسز کے لیے باقاعدہ قرآن اور ناظرہ کا نصاب متعین کر دیا گیا ہے۔ قرآن کی لازمی تعلیم کے ایکٹ 2017ء کے مطابق اسلامیات کے نصاب میں ناظرہ قرآن کے علاوہ ایس ایل اوز (Student Learning Outcomes) کو بھی شامل نصاب کیا گیا ہے۔ اسی طرح پہلی سے بارہویں جماعت تک کے لئے دو سو احادیث کا مطالعہ کا بھی نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ احادیث کے فریم ورک کے تحت پہلی تا آٹھویں جماعت "اٹھارہ" احادیث پڑھائے جائیں گے۔

۲۔ این ایس سی میں دو نئے موضوعات "حسن معاملات" و "معاشرت اور اسلامی تعلیمات و دور حاضر کے تقاضے" پرائمری کلاسوں کے لئے شامل کئے گئے ہیں۔ چونکہ ان ایس ایل اوز کو اعلیٰ فکر اور سوچ کو اجاگر کرنے کے لئے بنایا گیا ہے اس لیے ان عنوانات کے ساتھ ساتھ حلال آگہی کے مواد کو بھی شامل کیا جانا چاہئے تاکہ طلبہ کرام کو ابتدائی جماعتوں ہی میں اس اہم موضوع پر بنیادی معلومات حاصل ہو سکے۔

۳۔ پہلی تا آٹھویں ان احادیث کی تعداد اٹھارہ سے بڑھا کر تیس کر دی جائے جس میں ہر کلاس میں کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ دو احادیث حلال کی تعلیمات پر مشتمل ہوں۔

۴۔ ایسی سرگرمیاں تخلیق کی جائیں جو حلال و حرام کی آگاہی پر مبنی ہو تاکہ ایس ایل اوز کے ذریعے یہ آگاہی جلد اور آسانی سے حاصل

ہوسکے کیونکہ ایس ایل اوز کو طلبہ کرام کی اعلیٰ فکر اور سوچ کو اجاگر کرنے کے لیے شامل کئے گئے ہیں۔

۵۔ این ایس سی میں اسلامیات کے نصاب کو ایمانیات، عبادات، سیرت طیبہ، اخلاق و اداب، ہدایت کے سرچشمے / مشاہیر اسلام، اسلامی تہذیب، اور عصر حاضر کے عنوانات کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔

۶۔ اسلامیات کے نصاب میں توحید، رسالت، مشاہیر، ایمانداری، صفائی، نیت کی پاکیزگی، غیبت سے گریز، نرم گفتار، پڑوسیوں سے حسن سلوک اور دیگر پر توجہ دی گئی ہے۔ لہذا اسلامیات کے نصاب میں ''عصر حاضر'' اور ''ایمانیات'' کے عنوان کے تحت ضمنی طور پر ''حلال و حرام'' کے متعلق تعلیم کو بھی ضمناً نصاب میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان کے 16 سالہ تعلیمی قومی نصاب کا ڈھانچہ

- پرائمری تا مڈل
- میٹرک
- انٹر
- گریجویشن
- ماسٹرز / ایم ایس
- پی ایچ ڈی

ان تمام درجہ و مراتب کو مختلف عمر کے بچوں کے لیے مرتب کئے گئے ہیں ان درجات میں حلال کی تعلیم شامل کرنے کے لیے تجاویز و سفارشات درجہ وار پیش کی گئی ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہیں:

مڈل

مڈل کی سطح تک طلبہ کے لیے نصاب میں اسلامیات کے علاوہ ''اردو'' اور معاشرتی علوم کے مضامین میں بھی حلال کی اہمیت و افادیت کے متعلق مضامین نصاب میں شامل کئے جائیں۔ اس کے علاوہ مختلف اشیاء کے حلال و حرام کے احکام اور بنیادی مسائل کو بھی پہلی تا آٹھویں جماعت تک ذہنی سطح کا خیال رکھتے ہوئے صرف تصاویر اور ان کے احکام کی حد تک نصاب میں شامل کئے جائیں۔

میٹرک

دسویں جماعت کے طلبہ کرام کی زیادہ تعداد عموماً بالغ طلبہ پر مشتمل ہوتی ہے اس لیے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان طلبہ کرام کو ''حلال و حرام'' کے منتخب جدید مباحث ابتدائی طور پر قدرے تفصیلی پڑھائے جائیں تاکہ طلبہ کرام اس موضوع کی افادیت کو جان سکے اور اگر آگے جاکر اعلی تعلیم میں کسی طالب علم نے اسی میدان میں کام کرنا ہو یا اسپیشلائزیشن کرنا چاہتا ہو تو ان کا وژن کلئیر ہو کہ ان کے اس میدان میں کس نوعیت کا کام کرنا ہوگا اور اس کی کیا افادیت ہے۔

انٹرمیڈیٹ

بارہویں جماعت کے طلبہ کرام کے لیے سابقہ میٹرک کے کام کو ذرا تفصیلی انداز میں پیش کرکے نصاب کا حصہ بنایا جائے تسلسل برقرار رہنے کی وجہ سے اس اہم موضوع پر نہ صرف طلبہ کی دلچسپی بڑھے گی بلکہ ان کو اس میدان میں کام کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔

بی ایس / گریجویشن

گریجویشن تک کے نصاب تعلیم میں حلال سے متعلق قدرے تفصیلی کورس متعارف کرائے جائیں اور "حلال سرٹیفیکیٹ کورس" کا اجراء کیا جائے نیز "حلال ڈپلومہ" متعارف کرا کر ان طلبہ کرام کو اس میدان میں آگے بڑھنے میں معاونت ملے گی۔

ماسٹرز

ماسٹرز یا ایم ایس کی سطح تک تعلیم مین "حلال ایجوکیشن" کے عنوانات میں سے کچھ اسباق نصاب کے لازمی حصہ کا جزبنایا جائے تاکہ وہ حصہ پڑھنا اور اس میں کامیابی حاصل کرنا ہر طالب علم کے لیے لازمی ہو۔ نیز ماسٹرز کے طلبہ کرام کے لیے حلال آگاہی پر ایک مکمل نصاب اور ڈگری کورس ترتیب دی جائے اور ہائر ایجوکیشن کمیشن سے باقاعدہ اس کی ڈگری جاری کردی جائے۔

ایم ایس / پی ایچ ڈی

"حلال ایجوکیشن" جیسے بہ ظاہر نئے مضمون کے مختلف عنوانات پر ایم ایس اور پی ایچ ڈی کے طلبہ کرام سے تحقیقی کام کرایا جائے اور ان کے لیے آسامیاں بھی تخلیق کی جائے تاکہ اس عنوان کے مختلف جہات پر تحقیقات منصہ شہود پر آسکے۔

جامعات

حکومت پاکستان کو مختلف جامعات میں فقہ الحلال کی پوسٹیں وضع کرنی چاہیئے تاکہ اس میدان میں تحقیق کرنے والے افراد کے روزگار کا مسئلہ حل ہونے کے ساتھ ساتھ نئے آنے والے فضلاء کرام کو بھی اس میدان میں کام کرنے کا موقع ملے گا۔

سیمینارز

"حلال ایجوکیشن" کے ماہرین کی خدمات حاصل کرکے وقتاً فوقتاً مختلف شہروں اور ان کے تعلیمی اداروں میں سیمینارز کا انعقاد کرایا جائے تاکہ عوامی آگاہی زیادہ سے زیادہ ممکن ہوسکے۔

میڈیا

"حلال ایجوکیشن" اور اس کے نصاب کے حوالے سے اٹھائے جانے والے اقدامات کی تشہیر و فروغ اور عوامی آگاہی کے لیے سرکاری ٹیلی وژن اور میڈیا کی خدمات حاصل کرکے ان کو استعمال کیا جائے۔

خلاصہ

خلاصہ یہ ہے کہ حلال و حرام کی آگاہی حاصل کرنا ہماری اولین ضرورت ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس جدید دور میں ہر میدان میں آئے روز نئی نئی چیزیں مارکیٹ کا رخ کرتی ہے جن کے متعلق "حلال و حرام" کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر ملائیشیا، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ سمیت جدید دنیا مختلف ترقی یافتہ ممالک میں "حلال ایجوکیشن" کے نام پر باقاعدہ نصاب مرتب کرکے پڑھائے جارہے ہیں۔ اسی پیش نظر ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ ہماری تعلیمی پالیسی پر نظر ثانی ہونی چاہیے تاکہ ہمارے قومی نصاب میں بھی حلال و حرام کی تعلیم کو باقاعدہ شامل کیا جائے تاکہ ابتداء سے لے کر ماسٹرز کلاس تک بتدریج اور مرحلہ وار پاکستانی طلبہ کو حلال و حرام کی مکمل تعلیم و آگاہی اور پیش آمدہ مسائل کا مکمل علم انہی تعلیمی اداروں میں ہی میسر ہوسکے۔

حوالہ جات وحواشی

[1]البقرۃ:١٦٨

[2]ایضاً:١٧٢

[3]مسلم بن الحجاج(م٢٦١ھ)،الصحیح،بیروت،داراحیاء التراث العربی،١٣٧٣ھ،ج٢ص٧٠٣،الرقم 1015

[4]افریقی،ابن منظور(م٧١١ھ)لسان العرب،بیروت،دارالکتب العلمیۃ١٤٢٤ھ،ج١١،ص٢٠٠،مادۃ(ح ل ل)

[5]الغزالی ابوحامد محمد بن محمد(م٥٠٥ھ)احیاء العلوم الدین،بیروت،دارالمعرفۃ،ج٢،ص٩٨

[6]الزرکشی،بدرالدین محمد(م٧٩٤ھ)المنثور فی القواعد الفقھیۃ،الکویت،وزارۃ الاوقاف الکویتیۃ١٤٠٥ھ،ج٢ص٧٠

[7]التھانوی،محمد بن علی(م١١٥٨ھ)کشاف اصطلاحات الفنون والعلوم،بیروت،مکتبۃ لبنان ناشرون١٩٩٦ء،ج١،ص٧٠٣

[8]سورۃ المؤمنون:٥١

[9]القرطبی،محمد بن احمد(م٦٧١ھ)التفسیر،القاہرہ،دارالکتب المصریۃ١٣٨٣ھ،ج١٢،ص١٢٨

[10]المظہری،محمد ثناء اللہ(م١٢٢٥ھ)التفسیر،الباکستان،مکتبۃ الرشیدیۃ١٤١٢ھ،ج٦،ص٣٨٥

[11]المائدہ:٨٨

[12]النسفی،عبداللہ بن احمد(م٧١٠ھ)مدارک التنزیل،بیروت،دارالکلم الطیب١٤١٩ھ،ج١ص٤٧١

[13]المظہری،التفسیر،ج٣ص١٥٩

[14]مسلم،الصحیح،ج٤ص٢١٩٧،الرقم ٢٨٦٥

[15]الطبرانی سلیمان بن احمد(م٣٦٠ھ)المعجم الاوسط،القاہرہ،دارالحرمین١٤١٥ھ،ج٦،ص٣١٠،الرقم ٦٤٥٩